مطبوعات

کتابیں، رسائل اور پمفلٹ بہت بڑی تعداد میں جمع ہیں اور ان کے مقابلے میں تبصرہ کے صفحات کا دامن بہت ہی تنگ ہے۔ مجبوراً ہم اجمالی تعارف کا طریقہ اختیار کر رہے ہیں

فاران ــــ سیرت نمبر | با دارت جناب ماہر القادری۔ مقام اشاعت: کیمبل اسٹریٹ کراچی
قیمت سیرت نمبر ڈھائی روپے، چندہ سالانہ چھ روپے۔

فاران علمی و ادبی اور دینی و اخلاقی لحاظ سے پاکستان کے جرائد کی صف اول میں جگہ حاصل کر چکا ہے۔ جنوری ۵۶ء میں اپنا لاجواب سیرت نمبر پیش کر کے فاران نے سرزمین ہند و پاک کے اصحاب علم و تحقیق سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ عنوانات میں بڑی ندرت ہے، مقالات میں تنوع ہے، منظومات میں روح ایمانی کارفرما ہے۔ بہ حیثیت مجموعی یہ سارا مواد محض معلومات افزا ہی نہیں، تحریک زا بھی ہے۔ مختلف حلقوں کے چوٹی کے علماء، مفکرین اور شعراء و ادباء اس کی ترتیب میں حصہ دار ہیں۔ سیرت نمبر کی مقبولیت کا عالم یہ ہوا کہ اب تک اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس نمبر کے مطالعہ سے انسانیت کے اس اعلیٰ و برتر نمونہ و معیار کا پورا پورا تصور حاصل ہوتا ہے جس کا عکس قبول کر کے ہی انسان انسان بن سکتا ہے اور ایک صالح تمدن کی تشکیل کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ تین سو سے زائد صفحات، خوشنما سہ رنگا سرورق، کتابت و طباعت معیاری۔

فردوس | مجموعہ کلام جناب ماہر القادری۔ شائع کردہ، مکتبہ چراغ راہ، کراچی۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

بزم شعر و سخن میں جناب ماہر القادری کو برسوں سے ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ لیکن اس صاحب طرز شاعر کے فکر و فن نے جب سے تحویل قبلہ کیا ہے، اس کا مرتبہ اور بھی بلند و برتر ہو گیا ہے۔ "صبح بنارس" سے "صبح سعادت" تک بڑا فاصلہ تھا مگر طے شود جادۂ صد سالہ بآہے گاہے ایک ایسی حقیقت ہے کہ فردوس کے مطالعہ سے اس کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ لذتیت کے بت کدوں کو

توڑ پھوڑ کر شاعرِ فردوس مقصدیت کے حرم میں داخل ہوتا ہے تو بے اختیار پکار اٹھتا ہے: "حرم میں اذانِ سحر، اللہ اللہ!" ماہر القادری کے تازہ ترین مجموعۂ کلام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دین و دانش، عقل و جنون اور ایمان و فن گھلے ملے ہیں۔ اسلامیت کے پورے زور پر ہونے کے باوجود شعریت میں ذرا فرق نہیں آیا بلکہ شعری کیف و جمال میں اور زیادہ گہرائی آگئی ہے۔ فردوس اغیار کے اس فرسودہ نظریہ کی ایک زندہ تردید ہے کہ اسلام اور شعریت و جمالیت کے درمیان کوئی جوڑ نہیں۔ ماہر القادری نے حسین ترین پیرایوں میں نہ صرف یہ کہ حقیقت کے تمام اہم اعتقادی پہلوؤں کو پیش کیا ہے بلکہ وقت کا سیاسی مدوجزر بھی فردوس میں منعکس ہے، لیکن شاعر کا بنیادی اسلوبِ تغزل ایک ایسی شانِ کمال کے ساتھ جلوہ گر ہے کہ اس کی مثال مشکل سے مل سکتی ہے۔
افسوس کہ ہم مثالیں دے کر اور ان کا تجزیہ کر کے تفصیل سے ماہر کی شاعری کے نئے اسلامی رنگ کی خصوصیات پیش نہیں کر سکتے۔ مجملاً اتنا ہی کہیں گے کہ "فردوس" کاروانِ شعر و سخن کے سامنے نئی نئی منزلوں اور نئے نئے مرحلوں کو لا رکھنے والا مجموعۂ کلام ہے۔ طباعتی معیار اور سرورق کی رنگینی داد طلب ہے۔

الاعتصام ـــ حجیتِ حدیث نمبر | بادارت جناب محمد اسحٰق صاحب۔ مقام اشاعت: گوجرانوالہ
قیمت خاص نمبر ایک روپیہ آٹھ آنے۔

الاعتصام جماعت اہلِ حدیث کا آرگن ہے۔ قدرتی طور پر اس ہفت روزہ جریدے سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کتاب و سنت کی حمایت میں فتنۂ انکارِ حدیث کے خلاف معرکہ آرا ہو۔ اس توقع کے مطابق یہ نمبر ہماری نگاہوں میں قابلِ خیر مقدم ہے۔ بہت سے اہلِ علم و فکر کے متنوع مقالات اس میں جمع کیے گئے ہیں۔ حدیث کی گراں بہا سائنس کے متعدد پہلو ان مقالات کی روشنی میں قارئین کے سامنے واضح ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس علمی مجموعہ کے دامنِ سنجیدگی پر ایک بہت ہی بدنما داغ لگ گیا ہے۔ مولانا محی الدین احمد قصوری بی اے کے قلم سے جو مقالہ "انکارِ حدیث یا انکارِ رسالت" کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے اس میں منکرینِ حدیث کے دو گروہ بیان کیے گئے ہیں۔ ایک، وہ جو نفسِ حدیث

ہی کا انکار کرتا ہے، دوسرا وہ گروہ جو حدیث کو ظنی کہہ کر اس کی حجیت سے انکار کرتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ دونوں گروہ آج بھی موجود ہیں اور وہ کون کون ہیں، سنئے:

"زمانۂ حاضر میں پہلے گروہ میں پرویز اور اس کی ذریت شامل ہے جس کا شجرہ نسب عبداللہ چکڑالوی آنجہانی سے جا ملتا ہے۔ دوسرے گروہ کی سب سے روشن و تابندہ مثال عہد حاضر کے فاضلِ اجل مولانا مودودی ہیں۔ اس آخری گروہ کی تحریریں پڑھ جائیے اور ایک ہزار سال پیچھے چلے جائیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ معتزلہ کا وہی اگلا ہوا نوالہ ہے جو یہ لوگ جگالی کرکے ہمارے سامنے پھینک رہے ہیں" —— "پہلا گروہ اکھڑ منکرین کا ہے جن کی جہالت، ضد اور انکار کو قرآن جا بجا واشگاف کرتا ہے۔ ان کا حکم منکرین رسالت کا ہے۔ دوسرا گروہ علمائے مودلین کا ہے جو اپنے علم کے زور اور گھمنڈ پر ہمیشہ حدیث کے مقابلہ کے لیے خم ٹھونک کر میدان میں نکلا ہے۔ یہ ایک توارد ہے کہ عہدِ سلف میں بھی جن لوگوں نے حدیث کی حجیت کا انکار کیا تھا وہ بھی علم و فضل میں وقت کے استاذ ہوتے تھے، ان کی تقریریں نہایت دل نشیں اور تحریریں نہایت زبردست اور پرزور ہوتی تھیں۔ آج بھی اس گروہ کی قیادت ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جن کا شمار وقت کے مشاہیر علما میں ہوتا ہے اور جو بڑی بڑی جماعتوں کے مقتدا اور پیشوا متصور ہوتے ہیں۔" ص ۲

اس اقتباس کے پس منظر میں کام کرتی ہوئی ذہنیت کا مطالعہ و تجزیہ کیجیے۔ اندازِ بیان اور انتخابِ الفاظ کے ذریعے ان جذبات کو پہچانیے جو اس تحریر میں بول رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کی ذہنیت وقت کے فتنوں کا مقابلہ کامیابی سے کر بھی سکتی ہے۔ جب اپنے پرائے کی سوجھ بوجھ نہ ہو اور جس میں چھوٹے چھوٹے اختلافِ آرا کا ظرف نہ ہو۔ سنت اور حدیث کے بارے میں مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کا کام دنیا بھر کے سامنے ہے اور دنیا کے سامنے نہ ہو تو خدا کی نگاہوں سے تو بہرحال مخفی نہیں۔ یہی کام ہے جس کی وجہ سے منکرین سنت کے پورے محاذ نے اپنی زیادہ سے زیادہ قوتِ مخالفت ادھر صرف کردی ہے۔ اب اگر آپ ایسے لوگوں پر بھی حملہ آور ہوتے ہیں تو منکرینِ حدیث کے ہاتھ

خود ہی مضبوط کرتے ہیں۔ کیا ادارۂ الاعتصام میں، گروہِ اہلِ حدیث میں یا جماعت اہلِ حدیث کی مجلس عاملہ میں کوئی اکا دکا افراد بھی ایسے نہیں رہے جو اس قسم کی ذہنیت کو اپنے حلقے میں پنپنے سے روکیں اور اس طرح کی مضرِ مقصد تحریروں کی اشاعت کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں۔ جماعت اسلامی یا مولانا مودودی سے آپ کو اختلاف ہو تو سو بار اس کا اظہار کیجیے، لیکن یہ کیا ضرور کہ ان پر انکارِ حجیت حدیث کی فردِ جرم ہی لگائی جائے۔ اس بے جوڑ مقالے کو درکنار رکھ کر باقی سارے مجموعے کو ہم بہت قابلِ قدر پاتے ہیں اور خواہشمند ہیں کہ اسے پڑھا جائے اور پھیلایا جائے۔

دعوتی کیلنڈر | شائع کردہ: مکتبہ تعمیرِ انسانیت گوجر گلی، موچی دروازہ، لاہور۔ قیمت فی عدد ۸ر

اس دعوتی کیلنڈر کی شان یہ ہے کہ اس کے اوپر کا نصف حصہ کئی کئی رنگوں میں چھپے ہوئے اسلامی کتبات یا طغراؤں پر مشتمل ہے۔ نیچے کے حصہ میں دوہرا کیلنڈر ہے، یعنی عیسوی اور ہجری تقویمیں الگ الگ دی گئی ہیں۔ وسط میں بارہ صفحات کے اندر تحریک اسلامی کی بنیادی دعوت، اس کی تنظیم، اس کے طریقِ کار، اس کے مختلف شعبوں اور اس کے داعی کے حالات کے سلسلے میں ضروری معلومات درج کی گئی ہیں۔ مکتبہ تعمیرِ انسانیت نے کیلنڈروں کی دنیا میں ایک نئی راہ نکالی ہے۔

آسمانی فیصلے، بجواب قرآنی فیصلے | مصنفہ جناب میاں محمد حافظ نوشہروی، قیمت ایک روپیہ بارہ آنے شائع کردہ، ادارۂ عروجِ اسلام، خوشاب سرگودھا۔ کتابت و طباعت سادہ۔

چوہدری غلام احمد پرویز کی کتاب "قرآنی فیصلے" کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اندازِ بیان کہیں کہیں الجھا ہوا اور زبان قدیم اسلوب میں ڈھلی ہوئی ہے، اس کے باوجود کتاب بعض مفید معلومات سے خالی نہیں ہے۔

یہ مؤلف کا نقشِ اوّل ہے، اگر جنابِ مولف اہلِ علم اصحابِ قلم سے مشورے لیتے رہیں، تو نقشِ ثانی، سلاست و روانی کے لحاظ سے بہتر ہو سکتا ہے، اور اسلوبِ کلام مناظرانہ ہونے کے بجائے تحقیقی رنگ اختیار کر سکتا ہے۔